بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام قبول کرنے پر کیا عورت کو اپنے غیر مسلم شوہر سے الگ ہونا پڑے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم عورت کا سوال ہے کہ اگر میں مسلمان ہوجاؤں تو کیا مجھے اپنے غیر مسلم شوہر سے طلاق لینا پڑے گی؟

جواب

بہت مرتبہ توفیق الٰہی سے میاں بیوی دونوں اکٹھے ہی مسلمان ہوتے ہیں، ایسی صورت میں تو طلاق کا معاملہ بنتا ہی نہیں ہے جبکہ اگر صرف عورت تنہا اسلام قبول کرے تو اب اس میں احکام کی کچھ تفصیل ہے۔

اگر عورت تنہا اسلام قبول کرتی ہے تو دین اسلام عورت کے ایمان لاتے ہی فوراً علیحدگی کا حکم نہیں دیتا، بلکہ حکم یہ ہے کہ مرد کو ایک مناسب مدت تک اسلام قبول کرنے کے متعلق غور و فکر کا موقع دیا جائے اور اسے دینِ اسلام کی عظمت و اہمیت اور تعلیمات بتائی جائیں، اس کے دل میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے، اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ بغیر کسی زبردستی کے وہ خود اپنی رضامندی کے ساتھ اسلام کی طرف آجائے۔ اب اگر وہ مرد اس مدت میں اسلام قبول کرلے تو یہ اس کے لیے بھی عظیم سعادت ہوگی اور سابقہ نکاح بھی برقرار رہے گا۔ لیکن اگر وہ اسلام کی طرف مائل نہ ہو اور اپنے سابقہ دین ہی پر قائم رہے، اور عورت کی عدت جتنا وقت گزر جائے (یعنی اگر وہ حاملہ ہو تو بچے کی ولادت ہوجائے، اور اگر حاملہ نہ ہو مگر حیض آتا ہو تو تین حیض تک، اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ تک عرصہ گزر جائے۔) اس مدت کے پورا ہونے کے بعد بہر حال یہ رشتہ ختم ہوجاتا ہے۔

یہاں غور کریں تو واضح ہوگا کہ مرد کو پوری مہلت دی گئی کہ وہ حق اور باطل کا فرق سمجھ لے، اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر وہ اس عرصے میں اسلام قبول کرلے گا تو نہ صرف ایمان کی نعمت اس کا مقدر بنے گی بلکہ اس کا ازدواجی رشتہ بھی قائم رہے گا مگر مرد نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے سابقہ دین کو بیوی کے رشتے پر ترجیح دی، تو شریعت کی طرف سے اب یہی اقدام بیوی کے لیے بھی ناگزیر ہو جائے گا کہ وہ اپنے سچے دین یعنی اسلام کو شوہر کے رشتے پر ترجیح دے۔ جب شوہر نے اپنا دین باقی رکھا اور بیوی کو چھوڑنے پر تیار ہوگیا تو اب بیوی بھی اپنا دین باقی رکھے اور شوہر کو چھوڑ دے۔

ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کامیابی جتنی عظیم ہوتی ہے، اس تک پہنچنے کا راستہ بھی عموماً اتنا ہی کٹھن ہوتا ہے اور کسی بھی بلند منزل تک پہنچنے کے لئے بے شمار آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اب سوچئے! ایمان سے بڑھ کر بھی کوئی کامیابی ہے؟ رب کی رضا اور ابدی نجات سے مقدم بھی کوئی منزل ہے؟ یقیناً نہیں ہے، تو پھر ابدی جنت تک رسائی کی بھی ایک بڑی قیمت ضرور ہوگی۔ زندگی ہمیشہ ایک ہی ڈگر پر نہیں چلتی، بلکہ وہ بارہا انسان کو ایسے موڑ پر لا کھڑا کرتی ہے جہاں اسے دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا پڑتا ہے، اور اس

موقع پر کامیاب وہی ہوتا ہے جو وقتی جذبات یا عارضی تعلقات کی بجائے دائمی فائدے اور سلامتی کو ترجیح دیتا ہے، یا زیادہ نقصان والی راہ کے مقابلے کم نقصان والی راہ کو اختیار کرتا ہے۔ شوہر سے رشتہ ختم ہوجائے تو گزرتے وقت کے ساتھ اس کا مداوا ممکن ہے، زخم بھر سکتے ہیں، یادیں بھلائی جا سکتی ہیں، زندگی اپنے معمول پر واپس آسکتی ہے، لیکن اگر ایمان ہاتھ سے نکل گیا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رب کی ناراضی اور اس کا عذاب مقدر ہو جائے گا۔ اگر کسی موڑ پر خالق اور مخلوق میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو ہر سمجھدار انسان بلا جھجھک خالق کی جانب جانے والی راہ کا انتخاب کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مجھ پر ہر آن رب کی اس قدر نعمتیں، رحمتیں اور عنایتیں ہیں کہ ان کے مقابلے میں مخلوق کی چاہتیں اور محبتیں تو فراموش کی جا سکتی ہیں لیکن رب کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بس یہی شعور انسان کو ہمیشہ اس بات پر آمادہ کر دیتا ہے کہ وہ کسی بھی قیمت پر اپنے رب کی ناراضی ہرگز نہ مول لے اور بلا تأمل اس کی رضا والے راستے پر گامزن رہا کرے۔

نکاح کے باقی رہنے اور ٹوٹنے کے متعلق فقہاء کرام کی عبارتیں اس سے پہلے سوال کے جواب میں بیان ہو چکی ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net